اداریہ

تضاداتی یکسانیت کی حامل کائنات میں انسان دانش وبینش سے آراستہ ہوا۔ وقت نے اسے کارِ تحقیق ایسا سونپا کہ کائنات کی نیرنگیوں کی بازیافت ہونے لگی۔ مکان، انسان اور زمان کی تکون دونوں جہانوں (لاہوت، ناسوت) کی اساس قرار پائی۔ زبان و ادب، تہذیب وثقافت کے اظہار کے باوصف خطّوں کی شناخت کا باعث ہوئے اور انسان تمدنی ادوار میں داخل ہوتا چلا گیا۔ کروڑوں برس کی یہ کائنات علم کا ایسا گہوارہ بنی کہ ہر مشکل کا حل نکلنے لگا۔ فراعینِ مصر خود کو خدا سمجھنے والے موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچے۔ وجودِ مکالمۂ خدا اور موسیٰؑ کوہِ طور کی یادگار بنا۔ عالمِ لاہوت (Invisible World) اور عالمِ ناسوت (Visible World) روح اور جسم سے منسوب کہلانے لگے۔ یوں لاہوت وناسوت کی اکائی یعنی انسان بذریعہ علم غور وفکر کی صورت گری کرنے لگا۔ مختلف تہذیب وثقافت کی بات ہونے لگی۔ انسان نے زبانوں کی انگلی پکڑ کر چلنا شروع کر دیا اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے موضوع کی اہمیت اپنی جگہ زبانوں کا عمل دخل بڑھنا شروع ہوا۔ انسانی جبلت آفاقیت کی حامل ہے۔ جزا اور سزا کے تمام سُوتے اسی سے پھوٹتے ہیں۔ اس آفاقیت کی روِش کو جس نے بھی اپنایا، لازوال قرار پایا۔ کلچر سے پھوٹنے والے مذاہب اور خدا کے عطا کردہ ادیان میں کشاکش نے غور وفکر کے مزید در وا کر دیے۔ زبان و ادب کی کرشمہ سازیوں نے انسان اور کائنات کا تعلق ناگزیر بنا دیا جب کہ وقت نے ماضی، حال اور مستقبل کے شمار کا قرینہ دیا۔

دسویں صدی عیسوی کے بعد اردو زبان و ادب میں باقاعدگی آتی چلی گئی۔ اُدھر فارسی ادب اپنے تشخص (Narrative) کے اعتبار سے اپنی شناخت بنانے کے عمل سے دو چار تھا۔ ''شاہنامۂ فردوسی'' اپنی اہمیت منوا چکا تھا۔ رباعی اور غزل بہ اعتبارِ اصناف برتی جا رہی تھیں۔ ایسے میں جب کہ مقامی مذاہب آپس میں کش مکش سے دو چار تھے۔ بدھ مت، جین مت اور ہندو مت فرقوں میں بٹ چکے تھے۔ ہندوستانی سماج کی ترجمانی کے لیے اردو'' بھگتی تحریک'' کی شکل میں پیش پیش تھی۔ دنیا کے نقشے پر مسلم اسپین کے خط وخال ۱۴۹۲ء میں مٹ چلے تھے۔ ۱۵۱۷ء میں مارٹن لوتھر کا سورج پروٹسٹنٹ کی شکل میں طلوع ہو چکا تھا اور یورپ کے لیے ہندوستان ناگزیر ہو چلا تھا۔ یوں چار تجارتی کمپنیوں کا قیام عمل میں آیا۔ یورپ میں نشاۃ الثانیہ کا عمل تیز تر ہوتا چلا گیا۔ پرتگالی اور ولندیزی کمپنیاں ایسٹ انڈیا کمپنی کے سامنے ٹھہر نہ سکیں اور فرنچ کمپنی انگلینڈ اور فرانس میں جنگ کے بعد ہندوستان میں اپنے انجام کو پہنچی۔ ہندوستان میں تجارتی کمپنیوں کی گرفت بذریعہ اردو زبان مستحکم ہوتی چلی گئی۔ جان جوشوا کٹیلر (ہالینڈ) نے اردو کی پہلی گرامر لکھی، جب کہ انجمن

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

شلزے (ڈنمارک) کی لکھی ہوئی گرامر کو بعد میں ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی نے مرتب کیا جسے ۱۹۷۷ء میں مجلسِ ترقیِ ادب، لاہور نے شائع کیا۔ اردو زبان کی افادیت پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی مثالی توجہ نے ولیم جونز کی وساطت ۱۷۸۴ء میں ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کا قیام، ۱۸۰۰ء میں فورٹ ولیم کالج، دہلی کالج، تھامسن انجینئرنگ کالج رڑکی، انجمن اشاعتِ مطالبِ مفیدہ، اورینٹل کالج پنجاب ایسے اداروں کے قیام میں براہِ راست دلچسپی لی۔ بعد ازاں ۱۸۵۸ء میں ہندوستان برطانوی ہند ہوگیا۔

آپ نے دیکھا زبان کے ذریعے کس طرح خطّے کو قابو کیا گیا اور پھر ایسے تعلیمی نظام کی تشکیل کی گئی کہ آج ہم فخریہ ذہنی غلامی کی یادگار ہیں۔ نتائج سے قطع نظر اُردو کو اُردو بنانے میں انگریز کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بقول بابائے اُردو مولوی عبدالحق ''یہ زبان کسی خاص فرقے یا کسی خاص ملّت کی نہیں ہے، اس پر دنیا کی تین بڑی قوموں نے عرق ریزی کی ہے۔ ہندو اس کی ماں ہیں، مسلمان اس کے باوا ہیں اور انگریز اس کے گاڈ فادر۔'' (مقدمہ ''تذکرۂ گلشنِ ہند'' از مرزا علی لطف، مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

تاریخی شواہد اور پاکستان کی جغرافیائی اہمیت کے پیشِ نظر جتنی جلد اُردو کو اپنا لیا جائے گا، اُتنی ہی جلد ہم ہر طرح کے بحران سے نکل پائیں گے، ورنہ بقول شاعر:

تمھاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

انجمن ترقی اُردو پاکستان کے کار پرداز ہمہ وقت اُردو زبان کے لیے سرگرمِ عمل ہیں۔ تمام ترقی یافتہ ممالک کی زبانیں اس وقت یہ صلاحیت حاصل کر چکی ہیں کہ ان زبانوں کا تحریر شدہ متن، اسمارٹ کمپیوٹر سے چلنے والے آلات اور موبائل فون پر پڑھ کر سنا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ان زبانوں میں بولنے پر لہجے اور آواز کو پہچانتے ہوئے متن تحریر ہوجاتا ہے۔ یہ اہلیت ہندی زبان میں بھی آ چکی ہے۔

انجمن ترقی اُردو پاکستان، این ای ڈی انجینئرنگ یونی ورسٹی کے اشتراک سے اُردو کو ڈیجیٹل مدار میں داخل کرنے کے لئے دامے، درمے، قدمے اور سخنے اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں منہمک ہے اور اس سلسلے میں ''اردو قومی زبان'' کے نام سے Apple App Store پر ایک ایپ متعارف کروائی جا چکی ہے جو چند روز میں Android Playstore پر بھی دستیاب ہو سکے گی جس سے متن سے آواز اور آگے چل کے آواز سے متن کی صلاحیت حاصل ہوجائے گی، جس سے آڈیو بکس اور دیگر زبانوں سے اُردو میں ترجمے اور اُردو زبان سے دیگر زبانوں میں ترجمے کی سہولت بھی میسر ہوجائے گی۔

اس شمارے کے لیے جملہ مقالہ نگاروں کا اور مبصرین کا اِدارہ شکر گزار ہے کہ اُن کا تعاون مجلّہ ''اردو'' کے لیے نہایت اہم ہے۔

(ش۔ ا)